باب ہفتم

پاکستان کی آبادی

کثیرالانتخابی سوالات اور جوابات

۱۔ مخصوص وقت میں پیدائش اور اموات کی شرح کے مطالعے کو ________ کہتے ہیں۔
(الف) جغرافیہ (ب) مطالعۂ آبادی (ج) آپ بیتی (د) جگ بیتی

۲۔ جنوبی ایشیاء میں پہلی مردم شماری ________ میں ہوئی۔
(الف) ۱۷۷۲ء (ب) ۱۸۷۲ء (ج) ۱۹۷۲ء (د) ۱۹۷۳ء

۳۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری ________ میں ہوئی۔
(الف) ۱۹۵۱ء (ب) ۱۹۶۱ء (ج) ۱۹۷۱ء (د) ۱۹۸۱ء

۴۔ ________ میں آخری مردم شماری ہوئی۔
(الف) ۱۹۷۸ء (ب) ۱۹۸۸ء (ج) ۱۹۸۹ء (د) ۱۹۹۸ء

۵۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی ________ ہے۔
(الف) ۱۲۲۳۵۲۲۷۹ (ب) ۱۳۲۳۵۲۲۷۹ (ج) ۱۳۳۳۵۲۲۷۹ (د) ۱۴۳۳۵۲۲۷۹

۶۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ________ ہے۔
(الف) سندھ (ب) پنجاب (ج) بلوچستان (د) خیبر پختون خواہ

۷۔ پنجاب کی آبادی ________ فیصد ہے۔
(الف) ۶۳ (ب) ۷۳ (ج) ۸۳ (د) ۹۳

۸۔ آج ________ سب سے کم آبادی والا صوبہ ہے۔
(الف) پنجاب (ب) خیبر پختون خواہ (ج) سندھ (د) بلوچستان

۹۔ پاکستان میں آبادی کی گنجانی ________ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۱۴۴ (ب) ۱۵۵ (ج) ۱۶۶ (د) ۱۷۷

۱۰۔ اسلام آباد کی آبادی کی گنجانی ________ افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
(الف) ۶۸۹ (ب) ۷۸۹ (ج) ۸۸۹ (د) ۹۸۹

۱۱۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر ________ ہے۔
(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) پشاور (د) کوئٹہ

۱۲۔ پاکستان میں سالانہ آبادی کی شرح ________ فیصد ہے۔
(الف) ۱.۶۱ (ب) ۲.۶۱ (ج) ۳.۶۱ (د) ۴.۶۱

۱۳۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے ________ بڑے شہر ہیں۔

(الف) ۱۲ (ب) ۱۱ (ج) ۱۰ (د) ۱۳

۱۴۔ مردم شماری عام طور سے ہر ________ سال کے بعد کی جاتی ہے۔

(الف) ۵ (ب) ۱۰ (ج) ۱۵ (د) ۲۰

۱۵۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا ________ بڑا ملک ہے۔

(الف) چوتھا (ب) پانچواں (ج) چھٹا (د) ساتواں

۱۶۔ تعلیم کا بجٹ ________ ارب تک بڑھایا گیا ہے۔

(الف) ۴ (ب) ۵ (ج) ۶ (د) ۷

۱۷۔ شہری آبادی ________ فیصد ہے۔

(الف) ۲۲.۵ (ب) ۳۲.۵ (ج) ۴۲.۵ (د) ۵۲.۵

۱۸۔ سندھ کی آبادی ________ ملین ہے۔

(الف) ۲۰ (ب) ۳۰ (ج) ۴۰ (د) ۵۰

۱۹۔ آدمیوں کی شرح خواندگی ________ فیصد ہے۔

(الف) ۴۱ (ب) ۵۱ (ج) ۶۱ (د) ۷۱

۲۰۔ خواتین کی شرح خواندگی ________ فیصد ہے۔

(الف) ۳۶ (ب) ۴۶ (ج) ۵۶ (د) ۶۶

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
مطالعۂ آبادی	۱۸۷۲ء	۱۹۵۱ء	۱۹۹۸ء	۱۳۲۲۳۵۲۲۷۹	پنجاب
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۶۳	بلوچستان	۱۶۶	۸۸۹	کراچی	۲.۶۱
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۲	۱۰	چھٹا	۵	۳۲.۵	۳۰
۱۹	۲۰				
۶۱	۳۶				

مختصر سولات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ مطالعہ آبادی پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:

i- یہ آبادی کی تعلیم کو کہتے ہیں۔

ii- اس سے شرح اموات و پیدائش کا پتا لگایا جاتا ہے۔

iii- پلاننگ مطالعہ آبادی میں کُل آبادی کے بغیر ناممکن ہے۔

iv- مطالعہ آبادی میں کُل آبادی، علاقائی آبادی، شہری اور دیہاتی آبادی، آبادی میں اضافہ اور گنجانی معلوم کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۲۔ مردم شماری کی تعریف کریں۔

جواب:

i- یہ آبادی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔

ii- اس کے بغیر درست پلاننگ ناممکن ہے۔

iii- پاکستان میں پہلی مردم شماری ۱۹۵۱ء میں ہوئی۔

iv- آخری مردم شماری ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔

سوال نمبر ۳۔ چاروں صوبوں کی آبادی بتائیے۔

جواب:

i-	پنجاب:	۷۳۶۲۱۲۹۰
ii-	سندھ:	۳۰۴۳۹۸۹۳
iii-	بلوچستان:	۶۵۶۵۸۸۵
iv-	خیبر پختونخواہ:	۱۷۷۴۳۶۴۵

سوال نمبر ۴۔ چاروں صوبوں کی آبادی کی گنجانی بتائیے۔

جواب:

i-	سندھ:	۲۱۸افراد فی مربع کلومیٹر
ii-	پنجاب:	۳۵۸افراد فی مربع کلومیٹر
iii-	خیبر پختونخواہ:	۲۳۸افراد فی مربع کلومیٹر
iv-	بلوچستان:	۷۹افراد فی مربع کلومیٹر

سوال نمبر ۵۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے ۵ بڑے شہروں کے نام بتائیے۔

جواب:

i-	کراچی	۹۳۳۹۰۲۳
ii-	لاہور	۵۴۴۳۴۹۵
iii-	فیصل آباد	۲۰۰۸۱۶۱
iv-	راولپنڈی	۱۴۰۹۷۶۶
v-	ملتان	۱۱۹۷۳۸۴

سوال نمبر۶۔ **مردم شماریوں کے مطابق شرح خواندگی بتائیے۔**

جواب:

i-	۱۹۷۲ء	۲۱.۷ فیصد
ii-	۱۹۸۱ء	۲۶ فیصد
iii-	۱۹۹۸ء	۴۵ فیصد

سوال نمبر۷۔ **منتقلی کی چار اہم وجوہات بتائیے۔**

جواب:

i- دیہی لوگ شہروں سے متاثر ہوتے ہیں۔

ii- دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

iii- دیہی لوگ اپنا معیار زندگی بلند کرنا چاہتے ہیں۔

iv- صحت و تعلیم کی سہولتیں کم ہوتی ہیں۔

سوال نمبر۸۔ **پاکستان کی آبادی میں اضافے کی وجوہات لکھیئے۔**

جواب:

i- تعلیم کی کمی

ii- بیٹے کی خواہش

iii- کم عمری کی شادیاں

iv- غربت اور غیر معیاری زندگی

سوال نمبر۹۔ **۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستانی زبانوں کی تعداد کیا ہے؟**

جواب:

i-	اردو	۷.۵۷ فیصد
ii-	سندھی	۱۴.۱۶ فیصد
iii-	بلوچی	۳.۵۵ فیصد
iv-	پنجابی	۴۴.۱۵ فیصد
v-	پشتو	۱۰.۵۳ فیصد
vi-	دوسری	۴.۶۶ فیصد

سوال نمبر۱۰۔ **پاکستان کی آبادی کو کم کرنے کے چار طریقے بتائیے۔**

جواب:

i- تمام جگہ تعلیم پھیلانا چاہیئے۔

ii- غربت کم کرنے کے طریقے اپنائیں۔

iii- شادیاں دیر سے کی جائیں۔

iv- خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام مرتب کیئے جائیں۔

سوال نمبر ۱۱۔ پاکستان میں مردم شماری پر تین جملے لکھیے؟ (۲۰۱۱) (۲۰۰۸)

مردم شماری کی اہمیت پر تین جملے لکھیے؟ (۲۰۱۲)

جواب: **مردم شماری:** کسی بھی کمیونٹی یا معاشرہ میں پیدائش و اموات کے کوائف (ڈیٹا) کے مطالعے کو مردم نگاری کہا جاتا ہے۔ کسی آبادی کے بارے میں وہ تمام ضروری خواص جن کا جاننا ضرورے ہے وہ اُس ملک کی کل آبادی، اُس کی علاقائی تقسیم۔ شہری و دیہی آبادی کا تناسب، خواندگی اور تعلیم کی سطح، آبادی میں اضافے کی شرح، فی مربع کلومیٹر آبادی کی اوسط کثافت (گنجانیت) اور اُسکے باشندوں کے روزگار اور پیشے ہیں۔

مندرجہ بالا خواص کے بارے میں کوائف جمع کرنے کا عمل "مردم شماری" کہلاتا ہے۔ عام طورے سے یہ دس سال بعد ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ گذشتہ مردم شماری کے اعتبار سے پاکستان کی آبادی کے رجحانات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (۲۰۰۹)

جواب: **پاکستان کی آبادی کے رجحانات:** پاکستان میں افزائش آبادی کی شرح اقتصادی وسائل کی نسبت کافی تیز ہے ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران سالانہ شرح افزائش 2.6 فیصد رہی۔ افزائش آبادی کی شرح عالمی شرح افزائش سے بہت زیادہ ہے۔ تیز رفتار افزائش آبادی کی وجہ سے پاکستان میں بچوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اسکی بڑی وجوہات کم عمری میں شادی کا رواج اور بالخصوص دیہاتی علاقوں میں زیادہ اولاد کی خواہش ہے۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مردوں کا تناسب 52 فیصد ہے۔ پاکستان میں شرح خواندگی (تعلیم یافتہ افراد کا تناسب) حوصلہ افزا نہیں ۱۹۵۱ء میں خواندگی کا تناسب 13.2 فیصد تھا جو بڑھ کر (۱۹۹۸ء کی پاکستان کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق) ۱۹۹۸ء میں 45 فیصد ہو گیا۔

سوال نمبر ۱۳۔ قدرتی وسائل پر آبادی کا دباؤ کم کرنے کے لیے تین تجاویز پیش کیجیے۔ (۲۰۱۲)

جواب: مندرجہ ذیل اقدامات سے وسائل پر آبادی کا دباؤ کم ہونے کے دور رس نتائج نکل سکتے ہیں۔

۱۔ **پیداواری وسائل:** پیداواری وسائل کو زیادہ تیز رفتاری سے ترقی دی جائے۔ ان میں صنعت و حرفت کی ترقی، دستکاری و گھریلو صنعت کا فروغ اور زراعت و تجارت میں ترقی سرفہرست ہے۔

۲۔ **فنی تعلیم و تربیت:** فنی تعلیم و تربیت کو فروغ دیا جائے اور اسے مقبول بنایا جائے اور جدید ٹیکنالوجی کو استعمال میں لایا جائے۔ تاکہ زراعت، صنعت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے میدانوں میں پیداوار کی مقدار و معیار ہیں اضافہ ہو اور بہتری آئے۔

۳۔ **زیر کاشت:** پاکستان میں ایسی زمین بکثرت موجود ہے۔ جس کو اب تک زیر کاش ہی نہیں لایا گیا۔ ایسی زمین کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ مزید کہ سیم اور تھور زدہ زمین کو بھی زیر کاشت کانے کا انتظام کیا جائے۔

بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر۱۔ پاکستان کی آبادی کے متعلق نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **تعارف:**

کسی بھی ملک میں عورتوں، بچوں اور آدمیوں کی تعداد کو وہاں کی آبادی تصور کیا جاتا ہے۔ مطالعۂ آبادی سے مراد پیدائش اور اموات کی بدلتی تعداد کسی خاص مقررہ رقت کے دوران ہے۔ ڈیموگرافی یا مطالعۂ آبادی کُل آبادی، علاقائی تعداد، شہری تعداد، تعلیمی استعداد اور آبادی کے بڑھنے کی شرح اور لوگوں کے پیشوں پر منحصر ہے۔

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے۔ جہاں آبادی بڑھنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ آبادی کی شرح کے لیئے معلومات اکھٹی کرنے کو مردم شماری کہتے ہیں۔

مردم شماری:

آبادی کے متعلق معلومات اکھٹا کرنے کو مردم شماری کہتے ہیں۔ پاکستان میں پہلی مردم شماری 1951ء میں ہوئی اور آخری مردم شماری ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔

پاکستان کی آبادی:

کُل آبادی: ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کُل آبادی ۱۳۲۳۵۲۲۷۹ ہے۔

رقبہ: ۷۹۶۰۹۶

گنجانی: ۱۶۶ لوگ فی مربع کلومیٹر

تناسب: ۶.۸ لوگ فی گھرانہ

افزائش کی شرح: ۲.۶۷ سالانہ

پنجاب:

پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۷۳۶۲۱۲۹۰

رقبہ: ۲۰۵۳۴۵ مربع کلومیٹر

گنجانی: ۳۵۸ افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۵۵.۶۳

فی گھرانہ افراد: ۶.۹

سندھ:

یہ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۳۰۴۳۹۸۹۳

رقبہ: ۱۴۰۹۱۴ مربع کلومیٹر

گنجانی: ۲۱۸ افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۲۳ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۶

خیبر پختون خواہ:

یہ صوبہ پہلے سرحد کہلاتا تھا۔ یہ آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا صوبہ ہے۔

آبادی: ۱۷۷۴۳۶۴۵

رقبہ: ۷۴۵۲۱ مربع کلرمیٹر

گنجانی: ۲۴۸ افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۱۴.۴۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۸

بلوچستان:

آبادی: ۶۵۶۵۸۸۵

رقبہ: ۳۴۷۱۹۰ مربع کلرمیٹر

گنجانی: ۲۹ افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۴.۹۶ فیصد

فی گرانہ افراد: ۶.۷

فاٹا:

آبادی: ۳۱۷۶۳۳۱

رقبہ: ۲۷۲۲۰ مربع کلومیٹر

گنجانی: ۱۱۷ افراد مربع کلومیٹر

شرح: ۰.۶۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۲

اسلام آباد:

آبادی: ۸۰۵۲۳۵

رقبہ: ۹۰۶ مربع کلومیٹر

گنجانی: ۸۸۹ افراد فی مربع کلومیٹر

شرح: ۰.۶۱ فیصد

فی گھرانہ افراد: ۶.۲

اختتامیہ:

پاکستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور اس کی روک تھام کے لیئے ہمیں اقدامات کرنے چاہئیں۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کی شرح خواندگی کیا ہے؟ نیز قومی ترقی میں شرح خواندگی کا کیا کردار ہے؟

جواب: **تعارف:**

پاکستان ایک گنجان آباد ملک ہے جہاں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ پاکستان کی شرح خواندگی بہت کم ہے۔ پاکستان کی خواندگی کی شرح صرف ۴۵ فیصد ہے۔ ہمیں اس کو بڑھانے کے لیئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

پاکستان کی شرح خواندگی:

پاکستان کے ۵۰ فیصد سے زائد لوگ ناخواندہ ہیں۔ اس طرح پاکستان کی آبادی کی اکثریت ناخواندہ ہے۔ ناخواندگی ملک کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

۱۹۷۲ء کی شرح خواندگی:

۱۹۷۲ء کی شہری مردم شماری کے مطابق پاکستان کی شرح خواندگی ۲۱.۷ فیصد ہے جس میں سے ۳۰ فیصد آدمی اور ۱۱ فیصد عورتیں خواندہ تھیں۔

۱۹۸۱ء کی شرح خواندگی:

چوتھی مردم شماری کے مطابق ۲۶ فیصد شرح خواندگی تھی۔ اس میں مردوں کی شرح خواندگی ۳۵ فیصد جبکہ خواتین کی شرح خواندگی ۱۶ فیصد تھی۔

۱۹۹۸ء کی شرح خواندگی:

پانچویں اور آخری مردم شماری کے مطابق کُل شرح خواندگی ۴۵ فیصد تھی جس میں ۶۲ فیصد مرد اور ۳۶ فیصد خواتین شامل ہیں۔

ملک میں تعلیم کا معیار:

آخری مردم شماری کے مطابق ملک کی تعلیم کا معیار انتہائی کم ہے جس کی اہم وجہ وسائل کی کمی اور ناواقفیت ہے۔

پرائمری لیول سے کم:	۱۸.۳	فیصد
پرائمری لیول:	۳۰.۱۴	فیصد
مڈل لیول:	۲۰.۸۹	فیصد
سیکنڈری لیول:	۱۷.۲۹	فیصد
ہائرسیکنڈری لیول:	۶.۵۶	فیصد
ڈگری لیول:		
سٹیفکیٹ اور ڈپلومہ:	۰.۴۱	فیصد
بی اے۔ بی ایس سی:	۴.۳۸	فیصد
ایم اے۔ ایم ایس سی:	۱.۵۸	فیصد

تعلیم کی ناکافی معیار اور ترقی:

شرح خواندگی ملکی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بلند شرح ناخواندگی کے ساتھ ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تمام ترقی یافتہ ممالک کا شرح خواندگی بلند ہے۔ ملکی ترقی میں شرح خواندگی کا کردار مندرجہ ذیل ہے۔

معاشی ترقی:

ملکی ترقی کے لیئے معاشی استحکام انتہائی ضروری ہے۔ صرف تعلیم یافتہ اور ماہر لوگ ہی ملک کو ترقی کی راہ پر چلا سکتے ہیں۔

افلاس کا خاتمہ:

شرح خواندگی کی بدولت کارخانے بھی بڑھتے ہیں اور ماہر مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا افلاس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ملکی پیداوار میں اضافہ:

تعلیم یافتہ کسان اور مزدور ملکی پیداوار میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔

بلند معیار زندگی:

بلند شرح خواندگی لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ملکی فلاح میں حصہ داری:

تعلیم ایک طرح سے ملکی فلاح میں حصہ داری کے مترادف ہے۔ یہ ہر حال میں ترقی کا سبب بنتی ہے۔

جمہوری قدروں کو سمجھنے میں مددگار:

تعلیم جمہوری قدروں کو سمجھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے اور جمہوریت کو تحفظ بھی فراہم کرتی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان میں تعلیم پر توجہ بہت کم دی جا رہی ہے۔ اس شعبے کو بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر ۳۔ آبادی میں اضافہ اور منتقلی ملکی ترقی کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟

جواب:

تعارف:

آبادی ہمارے لیئے اہم اور بڑا مسئلہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی بہت سے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ آبادی میں اضافے سے وسائل متاثر ہوتے ہیں اور ملکی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔

پاکستان محدود وسائل والا ملک ہے۔ ہم آبادی میں اضافے اور منتقلی کو قابو نہیں کر پا رہے اس کی وجہ سے ہمارے ملک میں بہت سے مسائل سر اٹھا رہے ہیں۔

آبادی میں اضافے اور منتقلی کے ملکی ترقی پر اثرات:

آبادی میں اضافے اور دیہات سے شہروں میں منتقلی ملکی ترقی پر مندرجہ ذیل طریقوں سے اثرانداز ہوتے ہیں۔

۱۔ گھروں کی کمی:

بڑھتی ہوئی آبادی اور منتقلی سے رہائش کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے لوگوں کو آمدنی کا ایک بڑا حصہ کرائے کی صورت میں رہائش کے لیئے دینا پڑتا ہے۔ یا وہ ایسی رہائش گاہوں میں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں جہاں یا تو ضروری سہولتیں سرے سے موجود ہی نہیں ہوتی ہیں یا ان کا فقدان ہوتا ہے۔

۲۔ خوراک کی کمی:

تمام افراد کو خوراک مہیا کرنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ جب بڑے پیانے پر لوگ دیہات سے شہروں کی جانب آتے ہیں تو خوراک کی کمی واقع ہوتی ہے۔

۳۔ صحت وصفائی کے مسائل:

ملک کے محدود وسائل کے باعث صحت وصفائی پہلے ہی لوگوں کے لیئے بنیادی مسئلہ ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث یہ مسئلہ گھمبیر ہوتا جا رہا ہے۔

۴۔ ناکافی تعلیمی سہولیات:

آبادی کے اضافے اور منتقلی کی وجہ سے تعلیمی سہولیات بھی ناکافی ثابت ہوتی ہیں۔ اور تفریح سہولتیں ناکافی ثابت ہوتی ہیں۔ شہروں میں منتقلی کے نتیجہ میں ایک کثیر فیصد کو بنیادی شہری سہولتیں مناسب حد تک حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

۵۔ ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کے مسائل:

ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کے مسائل بھی آبادی میں اضافے اور منتقلی کی وجہ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور سڑکوں پر ٹریفک جام ہوجاتا ہے۔

۶۔ بیروزگاری:

عام طور پر دیہات کے لوگ شہروں کی جانب نوکری کی تلاش میں آتے ہیں اور محدود نوکریوں کے باعث بیروزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ بیروزگاری کے نتیجے میں جرائم میں اضافہ ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شہروں میں جرائم کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔

۷۔ آلودگی میں اضافہ:

۱۔ شہری آبادی پر دباؤ کی وجہ سے صفائی اور حفظان صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۔ ماحولیاتی آلودگی بڑھ جاتی ہے کچی آبادیاں، زیادہ ٹریفک، صفائی کا فقدان آلودگی میں اضافے کا باعث ہیں۔ ۳۔ جو کہ انسانی صحت کے لیئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۸۔ امن وامان کے مسائل:

پولیس جرائم پر قابو پانے میں ناکام ہوجاتی ہے اور امن وامان کے مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ لوگ خود کو غیر محفوظ سمجھنے لگتے ہیں۔

اختتامیہ:

حکومت پاکستان کو آبادی میں اضافے کی روک تھام کے لیئے اقدامات کرنے چاہئیں سہولیات اور روزگار کی فراہمی کو یقینی بنانا چاہیئے۔

سوال نمبر۴۔ **پاکستان میں آبادی کے اضافے کی وجوہات بیان کریں۔ (۲۰۱۱)**

نیز افزائش آبادی سے تعلیم پر اثرات بیان کیجئے۔ (۲۰۱۳)

جواب: **تعارف:**

پاکستان اُن ممالک میں سے ہے جہاں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے بہت سے وجوہات ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی وجوہات:

i- ناخواندگی:

تقریباً آبادی کا ۵۰ فیصد سے زائد حصہ ناخواندہ ہے اور کوئی معلومات نہیں رکھتا کہ وسائل کتنے ہیں اور ملکی مسائل کیا ہیں۔

ii- غربت:

پاکستان میں لوگ امیر نہیں ہیں۔ وہ اپنی کمائی کرنے والے افراد کی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔

iii- کم عمری میں شادی:

دیہاتوں میں کم عمری کی شادیوں کے باعث بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

iv- اولادِ نرینہ کی خواہش:

بیٹے کی خواہش بھی آبادی میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

v- سماجی اور مذہبی رجحان:

مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہر بندے کے رزق کا ذمہ دار ہے۔ اس لیئے وہ خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر یقین نہیں رکھتے۔

vi- بڑا خاندان۔ طاقت کی علامت:

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بڑا خاندان طاقت کی علامت ہے۔ اس وجہ سے بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں آبادی میں اضافے کو گھٹانے کے لیئے ضروری اقدامات میں حکومت کا بھرپور ساتھ دینا چاہیئے۔

سوال نمبر ۵۔ آبادی اور وسائل میں توازن کس طرح قائم رکھا جاسکتا ہے؟

جواب: تعارف:

پاکستان میں آبادی کے تیز اضافے کے باعث وسائل اور آبادی میں توازن نہیں ہے۔ اگر ہم ملکی ترقی کے خواہاں ہیں تو ہمیں یہ توازن قائم کرنا ہوگا۔

آبادی اور وسائل میں توازن کے اقدامات:

آبادی اور وسائل میں توازن کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنا ضروری ہیں۔

(i) معاشی ترقی:

معاشی طور پر مضبوط اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

(ii) قومی وسائل کا بہتر استعمال:

قومی اور دوسرے وسائل بہتر طور پر استعمال کرنے چاہئیں اور انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

(iii) مہارت کی ضرورت:

وسائل میں اضافے کے لیئے تربیت یافتہ اور ماہر مزدوروں کی ضرورت ہے۔

(iv) خواتین کی ترقی:

تقریباً ۵۰ فیصد ملکی آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ لہٰذا تربیت یافتہ خواتین کو ترقی کے کاموں میں شامل کرنا چاہیئے۔

(v) روزگار کے مواقع:

بیروزگاری ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ سارے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے بیروزگاری کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

(vi) صحت وصفائی:

صحت وصفائی کی مناسب سہولت لوگوں کو فراہم کرنا چاہیئے۔

(vii) کارخانے:

ملک میں زیادہ سے زیادہ کارخانے لگائے جائیں۔

(viii) آبادی میں اضافے کی روک تھام:

بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کو مختلف پروگراموں کے ذریعے کنٹرول کرنا چاہیئے۔

(ix) تیکنیکی تعلیم:

تیکنیکی تعلیم کو فراہم کرنے کے مواقع مہیا کیئے جانے چاہیئں۔

(x) کاشتکاری کے لیئے علاقہ:

کاشتکاری کے لیئے مزید علاقے فراہم کر کے بھی اس مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

اختتامیہ:

ہمیں اپنے وسائل کو بہتر بنانے کے لیئے تمام کوششیں کرنی چاہیئں تا کہ ہمارے ملک کو ترقی ملے۔

سوال نمبر ۶۔ آبادی میں اضافے کے تعلیم اور صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (۲۰۱۳)

جواب: تعارف:

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے لیئے ایک اہم مسئلہ ہے۔ صحت اور تعلیم بھی اس مسئلے کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے صحت اور صفائی پر مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تعلیم پر اثرات:

۱۔ تعلیم کا معیار:

بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہمارے ملک میں تعلیم کا معیار بہتر نہیں ہے۔

۲۔ غیر تسلی بخش پرائمری تعلیم:

پرائمری تعلیم جو تعلیم کی بنیاد سمجھی جاتی ہے وہ بھی غیر تسلی بخش وغیر معیاری ہے خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔

۳۔ میڈیکل کالج کے طالبعلموں کا فیل ہونا:

میڈیکل کالج کے صرف ۶۰ فیصد طالبعلم پہلا سال پاس کر پاتے ہیں۔

۴۔ **غیر تسلی بخش ڈگریاں:**

ہمارے ملک کی ہائر ڈگریاں دوسرے ممالک میں تسلیم نہیں کی جاتیں۔

۵۔ **تعلیمی پروگراموں کا معیار:**

تعلیمی پروگراموں کا معیار اور مدت دونوں ہی غیر تسلی بخش ہیں۔

صحت:

۱۔ **سہولیات کی کمی:**

ہمیں صحت کے حوالے سے سہولیات میں خاص کمی کا سامنا ہے خاص طور سے دیہی علاقوں میں۔

۲۔ **ڈاکٹروں کا دیہی علاقوں میں کام کرنے سے گریز:**

ڈاکٹر عام طور پر دیہی علاقوں میں کام کرنے سے کتراتے ہیں۔

۳۔ **ذاتی کلینک:**

سرکاری ڈاکٹروں کے ذاتی کلینک اُن کے سرکاری کام کو متاثر کرتے ہیں۔

۴۔ **پرائیویٹ ہسپتالوں کی فیس:**

پرائیویٹ ہسپتال زیادہ فیس وصول کرتے ہیں جو کہ عام آدمی کی قوت سے باہر ہوتی ہے۔

۵۔ **دوائیوں کی عدم دستیابی:**

پاکستان میں زیادہ تر ادویات مہنگی ہیں اور بازار میں بھی نہیں ملتیں جس کی وجہ سے عام آدمی کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

۶۔ **بچوں کی شرح اموات:**

سہولیات کی کمی اور وسائل کی کمی کے باعث بچوں کی شرح اموات بہت زیادہ ہے۔

حکومتی اقدامات:

محدود وسائل اور آبادی میں تیز تر اضافے کے باوجود پاکستانی حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے کہ اسکول کالج کھول کر تعلیمی سہولیات کو بہتر بنایا جائے اس کے لیئے تقریباً ۵ ملین کا سرمایہ مختص کیا گیا ہے۔

صحت کے حوالے سے بھی حکومت نے بہت سے مراکز قائم کیئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی کے نئے قوانین متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ ہسپتالوں کو ادویات فراہم کرنے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان کی حکومت بہت سے اقدامات کر کے ان سہولیات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔